رتن ہندی

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

رتن ہندی کوئی جھوٹا دجال ہوگزرا ہے۔ اس نے صحابی ہونے کا دعوی کیا تھا۔ رتن ہندی سے منسوب بہت ساری جھوٹی کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ اس کا دعوی صحابیت جھوٹا تھا، ممکن ہے یہ گمراہ صوفیوں کی سازش ہو، جو کہ اصلا شیعہ کی پیداوار ہیں اور اسلام میں بگاڑ لانے کے درپے رہتے ہیں۔ انہوں نے بابا رتن ہندی نامی کسی شخص کا بت کھڑا کیا ہوگا۔ اہل سنت والجماعت اس سے بری ہیں۔

سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور اس وقت روئے زمین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والا سوائے میرے کوئی موجود نہیں۔''

(صحیح مسلم : 2340)

امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سو ہجری میں فوت ہوئے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔''

(صحیح مسلم تحت حدیث : 2340)

علامہ ابن حجر ہیتمی (974ھ) لکھتے ہیں:

اتفق علیه العلماء .

''اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ آخری صحابی ابو الطفیل ہیں۔''

(الفتاوی الحدیثیة : ص125)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ .

''یہ رات آپ دیکھ رہے ہیں، اس کے سو سال بعد، زمین پر موجود کوئی شخص باقی نہیں بچے گا۔''

(صحیح البخاری : 116، صحیح مسلم : 2537)

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے متواتر قرار دیا ہے۔

(المجمع المؤسس : 552/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ولهذه النكتة لم يصدق الأئمة أحدا ادعى الصحبة بعد الغاية المذكورة وقد ادعاها جماعة فكذّبوا، وكان آخرهم رتن الهندی ... لأن الظاهر كذبهم فی دعواهم .

''اسی وجہ سے ائمہ نے سو برس بعد کسی بھی شخص کا دعوی نبوت قبول نہیں کیا، اس

کے بعد بہت سارے لوگوں نے دعوی صحابیت کیا، محدثین نے مگر ان کی تکذیب کی، سب سے آخر میں رتن ہندی نے دعوی صحابیت کیا تھا۔ ان لوگوں کا جھوٹ واضح تھا۔''

(الاصابة فی تمییز الصحابة :8/1)

ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمِمَّا يُؤَيِّدُ هَذَا الْمَعْنَى اسْتِدْلَالُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ عَلَى بُطْلَانِ دَعْوَى بَابَارْتِنْ الْهِنْدِيِّ وَغَيْرِهِ مِمَّنِ ادَّعَى الصُّحْبَةَ .

''اس معنی کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ محقق محدثین اور متکلمین سب نے اس روایت سے بابا رتن ہندی وغیرہ کے دعوی ہائے صحابیت کے بطلان پر استدلال کیا ہے۔''

(مرقاة شرح المشکاة : 3498/8)

علامہ صغانی (650ھ) لکھتے ہیں:

وَأَحَادِيث رتن الْهِنْدِيّ مَوْضُوعَة، وَمَا يَحْكِى عَن بعض الجهَال من أَنه اجْتمع بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَام، وَسمع (مِنْهُ) عَلَيْهِ السَّلَام، ودعا لَهُ النَّبِى، عَلَيْهِ السَّلَام، بقوله " :عمرك الله "(تَعَالَى) لَيْسَ لَهُ أصل عِنْد أَئِمَّة الحَدِيث وعلماء السّنة، (و) كلهَا مَوْضُوعَة، وَلم يَعش من الصَّحَابَة مِمَّن

لَقِی النَّبِی، عَلَیْهِ السَّلَام، أَکثر من خمس وَتِسْعین سنة، وَهُوَ أَبُو الطُّفَیْل، فبکوا عَلَیْهِ وَقَالُوا :هَذَا آخر من لَقِی النَّبِی عَلَیْهِ السَّلَام .

''رتن ہندی کی احادیث موضوع ہیں، بعض جہلا یہ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن رسول اللہ ﷺ سے ملا تھا اور آپ سے اس نے احادیث سنی تھیں، آپ نے اس کے لئے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تیری عمر دراز کرے۔ اہل حدیث اور علمائے سنت کے نزدیک یہ بے اصل بات ہے، اس کی تمام باتیں من گھڑت ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ملنے والوں میں سے کوئی پچانوے ہجری کے بعد تک زندہ نہیں رہا، آخری صحابی ابوالطفیل رضی اللہ عنہ تھے، ان کی وفات پر لوگ روئے اور کہا یہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرنے والے آخری شخص تھے۔''

(الموضوعات :31)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وما أدراك مارتن !شیخ دجال بلا ریب، ظهر بعد الستمائة فادعی الصحبة، والصحابة لا یکذبون.

وهذا جرء علی الله ورسوله، وقد ألفت فی أمره جزء ا.

''آپ کو کیا معلوم کہ رتن ہندی کیا ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ یہ دجال بوڑھا تھا، اور چھ سو برس بعد صحابیت کا دعوی کرتا تھا، حالاں کہ صحابہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔''

(میزان الاعتدال : 45/2)

نیز لکھتے ہیں:

من صدقَ بهذه الأعجوبَة وآمَنَ ببقاءِ رتن، فما لنا فِيهِ طبٌ، فليُعْلَمْ أنَّنى أوَّل مَنْ كذَّب بذلك، وأننى عاجزٌ منقطعٌ معه فِى المناظرةِ .وما أبعدُ أن يكن جنىٌ تبدى بأرضِ الهند، وأدعى ما ادعى، فصدقوه؛ لأنَّ هذا شيخٌ مفترٍ كذابٌ ...

فوالذى يُحْلَفُ بِهِ إنَّ رتن لكذابٌ قاتلُه اللَّه أنَّى يُؤْفكُ. وقد أفردتُ جزءًا فِيهِ أخبارُ هذا الضالِّ وسمَّيتُه " :كسر وثن رتن ."

''جواس عجوبے کی تصدیق کرتا ہےاور رتن ہندی کے باقی رہ جانے پر یقین کرتا ہے، اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ یاد رہے کہ اس کی تکذیب سب سے پہلے میں کرتا ہوں، میرا اس سے مناظرہ ممکن نہیں۔ یہ بات بعید نہیں کہ وہ کوئی جن ہو جو ہندوستان کی زمین پر ظاہر ہو گیا ہو اور اس نے وہ دعوی کر دیا ہو، پھر اس کی لوگوں نے تصدیق کر دی ہو، کیوں کہ یہ شیخ تو مفتری اور کذاب تھا۔ اس بات پر تو قسم اٹھائی جا سکتی ہے کہ رتن کذاب تھا، اللہ اسے تباہ کرے، کیسے اتہام لگاتا تھا۔ میں نے ایک پورا رسالہ لکھا ہے، جس میں اس گمراہ کی خبریں ہیں، میں نے اس کا نام رکھا ہے۔ رتن کے بت کا ٹوٹنا۔''

(تاریخ الاسلام: 69/14)

علامہ ابن ناصر الدین (842ھ) لکھتے ہیں:

فَلم یرج أمره إِلَّا على جاهلٍ لَا عقل لَهُ.

''اس کا معاملہ سوائے جاہل و بے عقل کے، کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔''

(توضیح المشتبه: 134/4)

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

فمقته العلماء وكذبوه.

''علماء اس سے بیزار ہیں اور اس کی تکذیب کرتے ہیں۔''

(تبصير المنتبه بتحرير المشتبه: 589/2)

نوٹ:

رتن ہندی کے بعد بھی بہت سارے لوگوں نے اپنے تئیں صحابی ہونے کا دعوی کیا ہے۔ ان میں جبیر بن حارث، ربیع بن محمود ماردینی، سرباتک ہندی، معمر، نسطور رومی اور یسر بن عبید اللہ شامل ہیں۔ یہ سب کذاب اور دجال ہیں۔

ان کا دعوی صحابیت جھوٹا ہے ان کی تصدیق کرنے والے بھی جاہل کم عقل ظالم اور جھوٹے ہیں۔